109270-باربارحج کرنا

سوال

اگر مشقت نہ ہواور رغبت بھی ہو توکیا ہر برس حج کرنا بہتر ہے، یاکہ ہر تین یادو برس کے بعد حج کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

"اللہ سبحانہ وتعالی نے ہر مکلف اورصاحب استطاعت شخص پر صرف عمر میں ایک بارحج کرنا فرض کیا ہے، اوراس کے علاوہ باقی نفلی حج ہوگا جواللہ سبحانہ وتعالی کے قرب کا باعث ہے، لیکن نفلی حج کی کوئی تحدید ثابت نہیں ہے کہ اتنی تعداد میں حج کیا جائے، بلکہ مکلف کی مالی اور صحت کی حالت پر منحصر ہے کہ وہ کتنے حج کر سکتا ہے.

اوراس کے ساتھ ساتھ اپنے اقرباء ورشتہ داراورفقراء کے حالات کا بھی خیال کرنا ہوگا، اوراس کے ساتھ عام مصلحت کو بھی مدنظر رکھنا ہوگا، اوراس کا اپنے مال ونفس سے اس کی معاونت بھی مدنظر رکھیں، اورامت میں اپنے مقام ومرتبہ کو بھی، اورحج وغیرہ میں سفروحضر میں اس کے فائدہ کو بھی، اس لیے ہر کوئی اپنے حالات کودیکھے کہ اس کے کیا فائدہ مند ہے وہ اسے مقدم کرے.

اللہ تعالی ہی توفیق نصیب کرنے والا ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی آل اور صحابہ کرام پراپنی رحمتیں نازل فرمائے "انتہی

اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء.

الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز.

الشیخ عبدالرزاق عفیفی.

الشیخ عبداللہ بن غدیان.

الشیخ عبداللہ بن قعود.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (14/11).

اگرحج کی استطاعت رکھتا ہو توحج کو پانچ برس سے زائد نہیں ہونے چاہیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے : یقینا میں نے بندے کا جسم صحیح سالم کیا، اوراس کے لیے معاش میں بھی وسعت فرمائی، پانچ برس گزر گئے ہیں اوروہ میرے پاس نہیں آیا.."

ابن حبان حدیث نمبر (960) علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الصحیحۃ میں مجموعی طرق کے اعتبار سے اسے حدیث نمبر (1662) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

واللہ اعلم.